خطبۂ جمعہ

سلسلہ حقوق الزوجین

بیوی کے حقوق اور شوہر کی ذمہ داریاں-3

# رہائش (سکنیٰ) اور دینی تعلیم وتربیت

الشیخ عبد الرحمن بن عبد الكريم الأحمد العمري المدني

حمد وثناء کے تمام پاکیزہ کلمات، بزرگی و برتری اور کبریائی کے تمام برگزیدہ اوصاف صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لیے لائق وزیبا ہیں، جو تنِ تنہا اس ساری کائنات کا خالق، مالک، مدبر اور معبودِ حقیقی ہے۔ درود وسلام ہو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر، خصوصاً آخری نبی جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر جنہیں اللہ تعالی نے سارے لوگوں کے لیے رہتی دنیا تک کے لیے رسول اور پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اللهم صل على محمد و على آل محمد وبارك وسلم

حاضرینِ جمعہ وپردہ نشین خواتینِ اسلام!

## میاں بیوی کا رشتہ: اللہ کی نشانی

میاں بیوی کا جو رشتہ ہے، اس کی عظمت، اہمیت اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ. (سورۃ الروم:21)

ترجمہ: اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے، تاکہ تم اُن کے پاس سکون حاصل کرو، اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں ہی میں سے مردوں کے لیے خواتین کے ذریعے جوڑے بنادیے۔ یہ جو انتظام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اس کی اصل وجہ اور حکمت یہ ہے کہ مرد اپنی بیویوں کے پاس سکون، قرار اور اطمینان حاصل کریں۔ جوں ہی یہ رشتہ قائم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ''مودت'' (محبت) اور ''رحمت'' (شفقت) ڈال دیتا ہے۔

## شوہر اور بیوی: ایک دوسرے کا لباس

میاں بیوی کا رشتہ بڑا مضبوط اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ یہ محبت اور مہربانی کا رشتہ ہے۔ ایک اللہ رب العزت نے اس رشتے کی نزاکت اور قربت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ. (سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ: وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

لباس جس طرح انسان کو سکون دیتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے، اس کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جسم کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے؛ بالکل یہی تعلق میاں بیوی کے درمیان ہونا چاہیے۔ دونوں کو ایک دوسرے کا راز دار، پردہ پوش اور ایک دوسرے کی کمیوں کو مکمل کرنے والا ہونا چاہیے۔

## حقوق و فرائض کا توازن

اس محبت بھرے رشتے کو باقی رکھنے کے لیے شریعت نے حقوق اور ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ اگر شوہر اور بیوی اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کریں تو گھر سکون اور محبت کا گہوارہ ہوگا جس کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ لیکن اگر حقوق کا لحاظ نہ رکھا جائے، تو یہ رشتے تلخ ہو کر نفرتوں میں بدل جاتے ہیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

گزشتہ خطبات میں شوہر کی ذمہ داریوں اور بیوی کے حقوق میں سے ''مہر'' اور ''نان و نفقہ'' (خرچہ) پر تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔ آج ان شاء اللہ مزید اہم حقوق پر روشنی ڈالی جائے گی۔

## بیوی کا تیسرا حق: رہائش (مسکن) کا انتظام

بیوی کا ایک بنیادی حق اور شوہر کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رہائش کا انتظام کرے۔ رہنے کی جگہ فراہم کرنا شوہر پر شریعت کی طرف سے فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ. (سورۃ الطلاق: 6) ترجمہ: ان (عورتوں) کو وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو، اپنی طاقت (اور حیثیت) کے مطابق۔

اگرچہ یہ آیت مطلقہ (طلاق رجعی والی) خواتین کے لیے نازل ہوئی ہے کہ طلاق کے باوجود عدت کے دوران انہیں گھر سے نہ نکالا جائے، تو جو بیوی نکاح میں موجود ہے اور اطاعت گزار ہے، اس کے لیے رہائش کا انتظام کرنا بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

## رہائش کیسی ہو؟

علماء اور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بیوی کے لیے رہائش فراہم کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے۔ اس رہائش کے لیے تین بنیادی اصولوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

1. **عرف (معاشرتی رواج):** جس معاشرے یا شہر میں آپ رہتے ہیں، وہاں عام طور پر شریفانہ رہائش کا جو معیار ہے، اس کا اعتبار کیا جائے گا، بشرطیکہ وہ شریعت سے نہ ٹکراتا ہو۔
2. **شوہر کی مالی حیثیت:** شوہر اپنی استطاعت کے مطابق گھر دے گا۔ امیر ہے تو کشادہ گھر، اور غریب ہے تو اپنی چادر کے مطابق چھت فراہم کرے گا۔
3. **بیوی کا خاندانی پس منظر:** بیوی کس خاندان سے آئی ہے، اس کی عادت اور ضرورت کا بھی معروف طریقے سے لحاظ رکھا جائے۔

## مشترکہ خاندانی نظام (Joint Family System) اور شریعت

ہمارے ہاں برصغیر (پاک و ہند) میں جوائنٹ فیملی سسٹم کا رواج عام ہے جہاں شادی کے بعد لڑکا اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا "الگ گھر" سے مراد بالکل الگ بلڈنگ ہے؟

شریعت کی روسے "الگ گھر" (بیتِ منفرد) سے مراد ایسی رہائش ہے جہاں:

- بیوی کی پرائیویسی (Privacy) مجروح نہ ہو۔
- میاں بیوی کے نجی لمحات میں کوئی مخل نہ ہو۔
- بیوی کا سامان محفوظ ہو۔
- اور سب سے اہم: پردے (حجاب) کے احکام پر عمل ہو سکے۔

اگر ایک بڑے گھر میں بیوی کو ایک الگ کمرہ، الگ باتھ روم اور الگ کچن دے دیا جائے جہاں غیر محرم (جیٹھ، دیور وغیرہ) کا داخلہ نہ ہو، تو شرعاً رہائش کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر پرائیویسی اور پردہ قائم نہ رہ سکے، تو پھر الگ مکان لینا واجب ہو جاتا ہے۔

## دیور "موت" ہے: احادیث کی روشنی میں

جوائنٹ فیملی میں سب سے بڑا مسئلہ نامحرم رشتہ داروں (دیور، جیٹھ، ماموں زاد وغیرہ) کا آزادانہ اختلاط ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس فتنے سے سختی سے ڈرایا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ "عورتوں کے پاس (تنہائی میں) جانے سے بچو۔"

ایک انصاری صحابی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا دیور (شوہر کے بھائی) کے بارے میں کیا خیال ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: الْحَمْوُ الْمَوْتُ. دیور (اور جیٹھ) تو موت ہے۔

(صحیح البخاري: 5232، صحیح مسلم: 2172)

"حمو" کہتے ہیں شوہر کے وہ قریبی رشتہ دار جو بیوی کے لیے نامحرم ہیں۔ شوہر کا بھائی (دیور یا جیٹھ) چونکہ گھر کا فرد سمجھا جاتا ہے، اس لیے اس کے ذریعے فتنے کا اندیشہ اور عزت کے برباد ہونے کا خطرہ اجنبی کی بنسبت زیادہ ہوتا ہے۔

جیسے انسان موت سے ڈرتا ہے، ایسے ہی نامحرم رشتہ داروں کے ساتھ بے تکلفی اور تنہائی سے ڈرنا چاہیے۔

لہٰذا، اگر مشترکہ خاندانی نظام میں پردہ قائم نہیں رہ سکتا اور غیر محرموں کی آمد و رفت ہے، تو شوہر پر لازم ہے کہ وہ بیوی کے لیے الگ رہائش کا انتظام کرے جہاں وہ اپنے دین اور عزت کی حفاظت کر سکے۔

## بیوی کا چوتھا حق: دینی تعلیم و تربیت

شوہر کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ بیوی کی دینی تربیت کا انتظام کرے۔ اسے ارکانِ اسلام، ارکانِ ایمان اور حلال و حرام کی تمیز سکھائے اور جہنم کی آگ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا. (سورۃ التحریم:6) ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔

اگر بیوی کو دین کا علم نہیں ہوگا، تو وہ نہ اپنی اصلاح کر سکے گی اور نہ بچوں کی صحیح تربیت کر سکے گی۔ شوہر کو چاہیے کہ خود بھی دین سیکھے اور گھر میں دینی ماحول قائم کرے، نماز کی تاکید کرے اور شریعت کے احکام سکھائے۔ جیسا کہ قرآن میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کی گئی: وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ. اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ (سورۃ مریم:55)

## خلاصہ کلام اور دعا

خلاصہ یہ ہے کہ شوہر پر بیوی کے حقوق میں سے رہائش کا ایسا انتظام کرنا لازم ہے جہاں اس کی عزت، آبرو اور پردہ محفوظ ہو اور اسے ذہنی سکون میسر ہو۔ اسی طرح اس کی دینی تعلیم کی فکر کرنا بھی شوہر کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم ان حقوق کو ادا کریں گے تو ہمارے گھر جنت کا نمونہ بنیں گے، ورنہ حقوق کی پامالی دنیا میں بے سکونی اور آخرت میں پکڑ کا باعث بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم تمام مردوں کو اپنی بیویوں کے حقوق احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے گھروں کو سکون اور محبت کا گہوارہ بنائے، اور ہمیں اور ہماری اولادوں کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

29 جمادی الاولیٰ 1447 ھ

21 نومبر 2025م

مسجد رحمانیہ اے سی گارڈز، حیدرآباد